University of Management and Technology

MUHAMMAD TAUFEEQ <taufeeq@umt.edu.pk>

Few more lines on Dr. Hasan Sb

PRO UMT <pro@umt.edu.pk> Fri, Dec 7, 2018 at 5:00 PM
To: MUHAMMAD TAUFEEQ <taufeeq@umt.edu.pk>

پروفیسر ڈاکٹر حسن صہیب مرادؒ (1959-2018) دور جدید کے عظیم ماہر تعلیم، سکالر،مفکر اور سماجی رہنما تھے جنہوں نے نہ صرف پاکستان بلکہ بین الاقوامی دنیا میں بھے اپنے انمٹ نقوش چھوڑے ہیں۔ خاص طور پرپاکستان کے لیے ان کی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ آپؒ کے والد گرامی خرم جاہ مرادؒ عالم اسلام کے بہت بڑے سکالراور مبلغ تھے۔ ڈاکٹر حسن صہیب مراد نہ صرف ایک عظیم باپ کے عظیم بیٹے تھے بلکہ ایک ولی اللہ، عارف باللہ اور جدی پشتی اعلیٰ انسانی اقدار لے کر پیدا ہوئے تھے۔ آپ نے بڑا انسان بن کر ثابت کیا کہ محنت صرف مال و دولت اکٹھی کرنے کے لیے نہیں کی جاتی بلکہ ایک اچھا انسان اور خدا کا پسندیدہ بندہ کرنے لیے بھی کافی محنت درکار ہوتی ہے۔مزید یہ کہ یہ دنیا دکھوکے کا سامان ہے اور اصل کامیابی آخرت کی کامیابی ہے۔ ڈاکٹر حسن نے ملک کے طول وعرض میں سکولزوکالجز کا جال بچھایا جن میں بڑی تعداد میں ملک کا مستقبل تیار ہورہا ہے۔ پھر یونیورسٹی آف میجمینٹ اینڈ ٹیکنالوجی کے ذریعے سے ہائرایجوکیشن کے سیکٹر میں جدت پیدا کی اور ایسے ایسے کورسز متعارف کروائے جو کہ صرف امریکہ وبرطانیہ یا اس طرح کے ترقی یافتہ ممالک کی جامعات میں پڑھائے جاتے ہیں۔ ڈاکٹر حسن صہیب مراد نے ملک میں سائنس وٹیکنالوجی کی تعلیم کو بھی نئ جہتیں عطاکیں اور حصول علم اور ریسرچ میں ٹیکنالوجی کی افادیت اور اس کے مثبت استعمال کے حوالے سے یونیورسٹیز کے طلبہ واساتذہ میں آگاہی پیدا کی۔ان کی ایک اور بہت بڑی خدمت یہ ہے کہ انہوں نے حکومت پاکستان کے قائم کردہ ادارے نیشنل بزنس ایجوکیشن اکریڈیشن کونسل میں انقلابی اصلاحات کو متعارف کروایا اور ملک میں بزنس ایجوکیشن اور بزنس سکولز میں کوالٹی لانے کے لیے دن رات کام کیا اور اس میں کامیاب ہوئے۔ ان کا خیال تھا کہ ملک سے غربت اور بے روزگاری کا خاتمہ صرف ہائرایجوکیشن سے ہی ممکن ہے۔ انہوں نے یونیورسٹیز اور انڈسٹری کے مابین مضبوط روابط پر زور دیا اور اس حوالے سے ریسرچ سینٹرز بنائے، کانفرنسز اور سیمینارز منعقد کروائے جہاں پر بڑی بڑی ملٹی نیشنل کمپنیز کے سی ای اوز کو مدعو کیا جاتا۔ ان کی کاوشوں سے ہر سال لاہور میں کیریئر فیئر کا انعقاد ہوتا جہاں بہت ساری کمپنیز اپنے سٹالز لگاتیں اوریونیورسٹی گریجوئیٹس کی ان کمپنیز میں ٹریننگ، انٹرنشپ اور پھر جابز کے حوالے سے انٹرویوز کروائے جاتے۔ یہی نہیں وہ یونیورسٹی کے طلبہ وطالبات کو انڈسٹری کے وزٹ کے لیے بھیجتے تا کہ ان کے اندر عملی زندگی کا مشاہدہ مزید تیزہو۔ ڈاکٹر حسن صہیب مراد کی خدمات اتنی بیشمار ہیں کہ ان کا ایک لیٹر کی صورت میں احاطہ کرنا ناممکن ہے۔اس کے لیے سیکنڑوں کتابیں چاہیئں جہاں پر ان کی کاوشوں پر کھل کرروشنی ڈالی جاسکے۔ وہ ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ میری خواہش ہے کہ مجھے نام کے بجائے میرے کام کی وجہ سے پہچانا جائے۔ یہی وجہ تھی کہ انہوں نے اپنی ذات کو کبھی بھی بڑھا چڑھا کرپیش نہیں کیا۔ درویش صفت اور انتہائی نفیس انسان تھے۔ ساری عمر سادگی میں گزار دی اور آخری دم تک ملک کے لیے کام کرتے رہے۔

ڈاکٹر مراد نے عملی زندگی کے ایسے ایسے شعبہ جات میں ڈگری پروگرامات شروع کیے جن کے بارے میں شاید ہی کسی نے سوچا ہو۔لیکن جب انہوں نے وہ پروگرامات شروع کیے تو باہر کی جامعات نے بھی ان کو پسند کی نگاہ سے دیکھا اور ان پروگرامز کو تسلیم کیا۔ یہی وجہ ہے کہ ان ڈگری پروگرامز کو مکمل کرنے والے طالب علموں کو امریکہ وبرطانیہ کی یونیورسٹیز نے بھی ہاتھوں ہاتھ لیا اور مزید ریسرچ کے لیے سکالرشپ دی۔ ڈاکٹر مراد دیکھنے میں بظاہر عام انسانوں کی طرح تھے لیکن ان کے اندر ایک ویژنری شخصیت پنہاں تھی۔وہ باکمال تعلیمی وسماجی رہنما او اعلیٰ پائے کےعالم اور مصلح تھے۔ان کی شخصیت ہمہ جہت شخصیت تھی جس بیک وقت محبت، جستجو، جہد مسلسل اور سارے جہاں کا دکھ درد پنہاں تھا ۔وہ غریبوں کے غمخوار اور خاص طور پر یتیم طلبہ وطالبات کے زبردست حامی اور سرپرست تھے۔ اگر ان کو کسی طرح پتہ لگ کہ فلاں بچے یا بچی کا والد فوت ہوگیا ہے یا معاشی کفالت کرنے والا کوئی نہیں رہا تو وہ فوراً احکامات جاری کردیتے کہ ان کی ساری فیس معاف کردی جائے۔ انہوں نے اپنی زندگی میں ہزاروں طالب علموں پر کروڑوں روپے سکالرشپ کی مد میں خرچ کردئیے اور یہ بھی نہ سوچا کہ اس سے ادارے کے ریونیو میں کمی واقع ہوجائے گی۔ ان کا سب سے بڑا سرمایہ سٹوڈنٹس تھے، وہ نوجوان جنہوں نے آگے چل کر ملک کی قیادت کی ذمہ داری سنبھالنی ہے۔ ڈاکٹر مراد ایک اوربڑا کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے ملک

کے طول وعرض سے Disabled بچوں کے لیے یونیورسٹی میں لرننگ سنٹر بنایا اور ان پر تجربات کیے کہ آیا وہ صرف ایک ہی کام کرسکتے ہیں یا نارمل بچوں کی طرح دیگر وہ بھی ایم بی اے، انجنیئرنگ، آئی ٹی اورمیڈیکل کی تعلیم حاصل کرسکتے ہیں۔ان کیا خیال تھا کہ کافی محنت کے بعد اس بات کا امکان پیدا ہوسکتا ہے کہ سپیشل بچے بھی ان علوم میں دسترس حاصل کرسکیں۔ان کا بنایا گیا ریسرچ سنٹر آج بھی اس حوالے سے ریسرچ جاری رکھے ہوئے ہے۔خدا کرے ڈاکٹر صاحب کا یہ خواب بھی پورا ہوجائے۔

حسن صاحب نے ہزاروں لاکھوں افراد میں خود اعتمادی پیدا کرنے کے لیے بھی بہت کام کیا ہے۔ انہوں نے یونیورسٹی کے اندر ایسا سسٹم متعارف کروایا جس کے ذریعے ہر فرد اپنے اندر قائدانہ صلاحیتیں پیدا کرکے آگے بڑھ سکتا ہے۔ ان کا ایک اور کارنامہ یہ بھی ہے کہ انہوں نے پاکستانی معاشرے سے کشیدگی اور تناؤ کو ختم کرنے کے لیے کاوشیں کیں۔وہ معاشرے کے ہرطبقے کواپنے ساتھ ملاکر کام کرنا چاہتے تھے تاکہ آپس میں انڈرسٹینڈنگ بڑھنے کے ساتھ ساتھ باہمی تعلقات بھی مضبوط ہوں۔یہی وجہ تھی کہ اُنہوں نے یوایم ٹی میں ادبی بیٹھک کا سلسلہ شروع کیا جس میں ہر طبقۂ فکر سے دانشور، ادیب، لکھاری، محقیقن اور صحافت کی پیشے سے وابستہ افراد کو مدعو کیا جاتاہے حضرات گھنٹوں ایک دوسرے سےسیر حاصل گفتگو کرتے اور اپنائیت کا لطف اُٹھاتے۔ لاہورسے شروع ہونے والی اس ادبی بیٹھک کی گونج کراچی سمیت ملک کے دیگر شہروں میں سنائی دینے لگی۔ یہی نہیں ڈاکٹر حسن صاحب نے ادیبوں اور صحافیوں کی اولاد کے لیے یونیورسٹی میں مفت تعلیم اور خصوصی مراعات کا بھی اہتمام کیا۔

پروفیسر ڈاکٹر حسن صہیب مراد کی شخصیت کا یہ کارنامہ ہائے خاص طور پر قابلِ ذکر ہے کہ اُنہوں نے پاکستان اور پاکستانی قوم کو ایک اعلیٰ معیار کی یونیورسٹی بناکردی، آئی ایل ایم ٹرسٹ کے زیرِانتظام کالجوں اور اسکولوں کا ایک مربوط سلسلہ قائم کیا اور 'آفاق' کے نام سے اسلامی نصابِ تعلیم ترتیب دیا اور ملک میں بزنس ایجوکیشن کے فروغ کے لیے بہت کچھ کر گئے جس کی نظیر نہیں ملتی۔

یونیورسٹی آف مینجمینٹ اینڈ ٹیکنالوجی میں اس وقت پاکستان کے تمام صوبوں اور علاقوں سے تعلق رکھنے والے طلبہ زیر تعلیم ہیں اور پرائیویٹ سیکٹر میں یہ ایک ریکارڈ ہے۔انہوں نے بلوچستان، گلگت بلتستان، اندرون سندھ ودیگر دور دراز کے طالب علموں پر خاص طور پرمحنت کی اور ان کے اندر پائی جانے والے احساس محرومی کے جذبات کو ختم کیا تا کہ سب مل کر اس ارض پاک کی خدمت میں کوئی کسر نہ چھوڑیں۔

ڈاکٹر مراد نے اپنی ساری زندگی ملک کی خدمت کرتے گزاری۔وہ اس ملک میں سو فیصد شرح خواندگی دیکنا چاہتے تھے۔یہی وجہ تھی کہ انہوں نے ایجوکیشن سیکٹر کا اپنی فیلڈ کے طور پر انتخاب کیا اور پھر آخری لمحات تک تعلیم ہی ان کا اوڑھنا بچھونا بنی رہی۔ آپ 9 ستمبر کو اپنے بیٹے ابراہیم کے ساتھ پاک فوج کے ادارے (FCNA) کی سالانہ تقریب اور ان کے بعض تعلیمی اداروں کا وزٹ کرکے واپس آرہے تھے ۔10ستمبر کو سست کے مقام پر ان کی گاڑی ایک پروگرام سے فارغ ہو کر واپس جارہے تھے توگاڑی سڑک کے ساتھ چٹان سے ٹکرا گئی اور پھر نیچے پتھروں والی زمین پرمکمل طور پر الٹ گئی۔ فرنٹ سیٹ پرآپ کے ساتھ (FCNA)کے سابق کمانڈر لفٹینیٹ جنرل (ریٹائرڈ)جاوید الحسن بیٹھے تھے جبکہ فوج کے ایک کپتان پچھلی سیٹ پرتھے۔آپ نے زخموں کی تاب نہ لاکراپنی جان جان آفرین کے سپردکردی۔لیکن اپنے پیچھے خیراور صدقہ جاریہ کا بڑا کام چھوڑ گئے ۔

ڈاکٹر حسن صہیب مرادؒ کی زندگی کے نمایاں پہلو

آپ کو ساری زندگی کسی نے غصےاور تکبر میں نہیں دیکھا۔

سادگی، للّٰہیت،عاجزی وانکساری آپ کی شخصیت کے خوبصورت پہلو تھے۔

بہت زیادہ مصروف ہونے کے باجود لوگوں کے لیے ٹائم نکالتے۔

علم سے عشق تھا ان کو،آفس ہو یاگھر ہمیشہ کتابوں کے قریب رہنے کا شوق تھا ۔ کتابوں کی خوشبو پسندیدہ خوشبو تھی ان کی۔ نہ صرف خود کتابیں خریدتے بلکہ دوسروں کو ھدیتاًبھی دیتے تاکہ ان کی علمی اور فکری استعداد کار میں اضافہ ہو۔معاشرے کے ہر فرد کو پڑھا لکھا اور باشعور دیکھنا چاہتے تھے۔

بظاہر سوٹڈ بوٹڈ ماڈرن نظر آتے لیکن اندر علم وغنا،خداشناسی، عاجزی وانکساری اور دین اسلام سے محبت کوٹ کوٹ کربھری تھی۔ ظاہری طورپر دین کی طرف زیادہ جھکاو تھا۔چاہے جتنے بھی مصروف ہوں ذکر ونماز کے لیے لازماً وقت نکالتے۔صاحب تقویٰ اور عبادتگزار انسان تھے۔

پاکستان سے محبت کا یہ عالم تھا ہر بین الاقوامی فورم پر پاکستان کی نمائندگی کرتے۔

چہرے پر ہمیشہ مسکراہٹ رہتی۔ حالات چاہے کیسے ہی کیوں نہ ہوں مسکراہٹ کے ساتھ استقبال کرتے۔

ہمیشہ خدا پر بھروسہ کیا، انتہائی نامساعد حالات میں تعلیمی ادارے کی بنیاد رکھی۔

ہائرایجوکیشن کے بارے ان کا خیال تھا کہ اس کے ذریعے سے معاشرے میں ارتقا ہوگا۔

Regards,

DEPARTMENT OF PUBLIC RELATIONS
UNIVERSITY OF MANAGEMENT AND TECHNOLOGY (UMT),
C-II, JOHAR TOWN, LAHORE
UAN:+92 42 111 300 200 CELL: +92 305-4440235
TEL.:+92 42 35212801-10, FAX: +92 42 35184789
WEB: www.umt.edu.pk

On Wed, Nov 28, 2018 at 4:30 PM MUHAMMAD TAUFEEQ <taufeeq@umt.edu.pk> wrote:
My best wishes always around you, InshAllah.

Stay blessed

Taufeeq

On Wed, Nov 28, 2018 at 4:25 PM PRO UMT <pro@umt.edu.pk> wrote:
Honored. I am also working separately on a book on Dr. Sb. Need your prayers to accomplish this task.

On Nov 28, 2018 4:13 PM, "MUHAMMAD TAUFEEQ" <taufeeq@umt.edu.pk> wrote:
Thank you so much. I will definately look into.

Regards

Taufeeq

On Wed, Nov 28, 2018 at 2:49 PM PRO UMT <pro@umt.edu.pk> wrote:
Thank you very much for email. Please find the links below to accede to my write-up on Dr. Hasan Sb, Alaih e Rahma.. This has been published in Daily Times. In case you find difficulty, kindly let me know so that other formats are used to deliver the data to you. I am also sending you the write-up I posted on my Facebook page with the public.

https://dailytimes.com.pk/301372/a-tribute-to-dr-hasan-sohaib-murad/amp/

.....

A TRIBUTE TO DR. HASAN SOHAIB MURAD

When an icon like Dr. Hasan Sohaib Murad passes away, it's very emotional. Emotional because you cannot hold back tears pouring out of your eyes and your heart does not show willingness to accept the bitter reality. What a great man he was and what an exemplary life he lived among us. But, unfortunately we couldn't understand this man who was a beacon of hope, a sign of human dignity, a symbol of love and care, a reason for new human civilization to plant its roots embedded in modern as well as classical education. Dr. Murad was a source of inspiration not only for UMT, but also for the nation and for the world as a whole. Sometimes we perceive the things and people as what we want them to be instead of what they actually are. Perhaps, it was the reason many of us saw Hasan Sb merely as a leader, as a boss, an academician, a teacher, a philosopher and as an intellectual figure, but he was more than what we thought of him. He was more than boss and he was more than an entrepreneur. He was a walullah, a ghazi, a dervish and a mujahid. Allah Almighty says about his friends in the Holy Book in Sura Yunus, verses 62-64:

أَلاَ إِنَّ أَوْلِيَآءَ اللَّهِ لاَ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلاَ هُمْ يَحْزَنُونَ.
الَّذِينَ ءَامَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ. لَهُمُ الْبُشْرَي فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الاَخِرَةِ لا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ.
"Behold! Verily no fear shall be upon the friends of Allah, nor shall they grieve. Those who believe and constantly keep from evil. For them are Glad Tidings in this world's life and in the Hereafter. There is no change in the Words of Allah. That is the great success."

He was a true lover of the Holy Prophet Muhammad (PBUH) who led his life in accordance with the principles laid down by Allah and His Prophet PBUH. Dr. Hasan Sohaib Murad was a reformer, a philanthropist and a mentor who cannot be forgotten and will always live alive in the hearts of people who met him, who attended his lectures and who communicated with him on phone and in black and white. Let me say Dr. Hasan Sb was more than an individual entity; he was himself a movement that he started off by laying down the

foundation of institutions and organizations. He believed that well-established institutions could make a difference in individual as well as collective life of nations.

Dr. Murad like Allama Iqbal, was a dreamer. He saw the dream of an educated and developed Pakistan and harnessed unflagging energy and enthusiasm to fulfill his goal. That dream was for the bright future of the Pakistani youth. That was the dream to do something for the betterment of the Pakistani nation. He worked day and night to find out the interpretation of his dream and said setting up institutions like UMT and educating people therein for tomorrow was the true interpretation of his dream. No doubt, God also helped him. The main objective was to provide the promising future to the younger generation through professional training and coaching. He wanted to see Pakistan side by side with the advanced countries. He wanted to bring a change through education and which is why established UMT to fulfill this mission. Speaking with media personnel at his residence, Hasan Sb said:

"It was a gigantic task which took years and my dream came true after a series of struggles. Al-hamdollilah, UMT which came into existence from a very humble background, now it has shaped into a big educational institution. We had planted a tree and looked after it like our child and Allah helped us in this noble cause and gifted us a big tree. We had worked for a noble cause , people believed in us. I am thankful to the people of Pakistan and Allah Almighty".

Similarly, in another interview with daily Jang newspaper, which proved to be the last interview of his life given to any media house, Dr. Hasan said that it was his greatest wish to give education to Pakistani youth free of cost, but he had no other way to meet the heavy expenses. He strongly believed that only education could get rid of poverty, unemployment, and aimlessness from the youth.

If you ask me, I would say, Dr. Hasan Sb was an عارف باللہ. In the literature of Taswaf تصوف, an Arifbillah is the person who is acquainted with God and his heart being so softest and resilient, beats consciously and unconsciously for the Possessor, and Cherisher. Such a soul is both confident in Allah's promises and is sure of the way he has chosen. He is aware of both excesses and afflictions and also about the disasters and terrible events of this world, but, has faith in Allah's Mercy. The most important point, here, is that the soul of Arifbillah has confidence, in that, even in the great horror of the Hereafter he will be at peace and rest. Such a blessed soul never finds peace in the worldly colors, rather he is always looking forward to pleasing God and spending whole of his life on the belief that someday they would return to the point of origin they had come from. He was a true Muslim who possessed all those qualities and attributes that were necessary for making the claim to be a Muslim.

ہر لحظہ ہے مومن کی نئی شان، نئی آن

گفتار میں، کردار میں، اللہ کی برہان

قہاری و غفاری و قدوسی و جبروت

یہ چار عناصر ہوں تو بنتا ہے مسلمان

ہمسایہء جبریلِ امیں، بندہء خاکی

ہے اس کا نشیمن نہ بخارا نہ بدخشاں۔ (علامہ اقبالؒ)

Dr. Sb was the last of dervishes I had known. I still remember the day when I first time came to UMT to meet him in the summer of 2012. He greeted me wholeheartedly and with a catchy smile, that we all know was his distinguished quality. I told him that I needed a job and that too at UMT. He asked me about my strengths also for a copy of my curriculum vitae. He was such a great man that despite there was no vacancy available at that time, passed on instructions to HR to create a place for me. After a few days, I received the call from OHR that the university management had hired me and that I would be working in the Rector Secretariat. Later on, I was promoted to the position of Public Relations Officer and until today, I have been continuously working on this position. Thank you very much Sir for taking care of many others and me who sought out your help.

It was a matter of proud for me to be UMT's spokesperson. And it is my honor to work closely with Hasan Sb. During my career, I penned up hundreds of thousands of press releases from the speeches he made in conferences and events. This is quite challenging job as you need to be utmost careful in dealing with media and releasing the information on behalf of your boss. If you do not understand the personality traits, choice of words the boss uses and the thoughts he conveys, you are likely to mess up the things and could damage reputation. In this sense, I mean this job is tricky. Not a single occasion came on which he showed concern that why I included this or that point in a certain press release.

He was pleased with the type of reporting I was coming up with. Another positive characteristic of his personality was that despite he was big boss; he always found out time to appreciate individuals as well as teams. He did it in many different ways like appreciating in person if we happened to meet him, through email, via Whatsup message or on phone whenever he got time. He also appreciated people by giving bonus salaries to them. He was not kind of bosses who stay away from their subjects and assume that once they're paying them against their services so it was not a big deal to appreciate them. But, Hasan Sb always took care of those who worked in his organization. When a faculty member achieved a success by getting research articles published or receiving best teacher/researcher awards, he would instruct to hold a special ceremony in their honor and appreciate them on behalf of UMT.

There is no doubt his was a magnetic personality where people of all ages felt attracted and they would desperately look forward to catching a glimpse of their beloved leader and speaking with him. Attraction in his lectures, attraction in his words, attraction in his body language, and attraction whenever he gave importance to employees whatever their rank be. Whenever people learned he was about to enter the university premises, they would rush to a nearby place to catch his glimpse. From a common person to dignitaries and people working in business chambers and multinational companies, everyone derived inspiration from Hasan Sb's charismatic personality. Many people told me that they often sought Dr. Sb's consultation on certain important family matters and he would gladly do so by providing suggestions.

A UMT employee told me on the condition of anonymity that his little daughter was so much attached with Hasan Sb that she would ardently run toward him whenever she saw him. His relationship with the Holy Quran was very strong and it further strengthened with every passing of day. When the Holy month of Ramadan came, he often had it announced in UMT masjid that free of cost copies of the Holy Quran with translation had been kept in the library and anyone could go there and collect their copy. He wanted to see students and the faculty studying Quran and changing their lives. He himself was deeply in love with the Holy Book. Dr. Ahmed Murad, the eldest brother of Hasan Sb told that once Hasan Sb was in Canada and stayed there in a hotel, he forgot the copy of Holy Quran that was with him all through the journey. Upon his arrival to Pakistan, he telephoned Dr. Ahmed and asked him to hurriedly go to Canada and collect the Holy Book from that hotel as he feared since the Book was in a non-Muslim country so how will they treat it-was escalating tension. When Dr. Ahmed reached there and received the copy, Dr. Hasan Sb was relieved and contented. In the words of Allama Iqbal:

یہ راز کسی کو معلوم نہیں کہ مومن

قاری نظر آتا ہے، حقیقت میں ہے قرآن.

Ibrahim also came up with some of interesting life sketches recalling that his father was very close to God. "He never missed Namaz be it rain or shine. If we were in a journey and saw a masjid, he would often say let's offer 2 rakat nafal", Ibrahim said. Adding that every night after Tahjud and Fajir prayer, he used to memorize Quran and by doing so repeatedly, he had memorized half of the Holy Book. Quoting the needy students especially orphans, Ibrahim told that Dr. Sb was very anxious about orphans and whenever they approached him for discount in fee, he generously waived their tuition fees off. He said that he was a great father who was always concerned about religious edification of his children and for this purpose, he set an example to be followed by us. His lifelong fellow and the student, Abid Shirwani Sb said his relationship with Hasan Sb consisted of more or less 35 years and that he found him a man who had no flaws within and outside.

What about those hundreds of thousands of people including the present and ex students of the varsity who are expressing their grief on Social Media and through other means of communication that they lost a spiritual leader, a mentor and a teacher? Isn't this evidence enough for Allah to accept in the favor of this man and grant him highest place in janna. In fact, Allah never leaves His friends in the lurch. So many people who claim to be working with Hasan Sb for years and years, but not a single of them recalled any negative thing. Who can deny the fact that despite he was a boss of all of us, he never bubbled up anger, a human aspect that is widely practiced by all of us. But, Dr. Hasan Sb was a kind of person who did not know what an anger was. He was kindhearted, forgiving, and a highly learned man whose knowledge taught him what humbleness meant and how to treat other fellow human beings with utmost respect and dignity. Those of us, who knew Dr. Murad will witness that in no sense he was an ordinary man rather amazingly a marvelous personality who lived and died for a great cause. The cause, which is great in itself and which is all about empowering people with knowledge so that they are able to bring social, political, and economic change in the country. He was a universal man because he possessed respected skills in many fields of knowledge that are widely acknowledged at global level.

تو نے پوچھی ہے امامت کی حقیقت مجھ سے

حق تجھے میری طرح صاحب اسرار کرے

ہے وہی تیرے زمانے کا امام برحق

جو تجھے حاضر و موجود سے بیزار کرے

موت کے آئینے میں تجھ کو دکھا کر رخ دوست

زندگی تیرے لیے اور بھی دشوار کرے

دے کے احساس زیاں تیرا لہو گرما دے

فقر کی سان چڑھا کر تجھے تلوار کرے

فتنۂ ملت بیضا ہے امامت اس کی

جو مسلماں کو سلاطیں کا پرستار کرے۔(علامہ اقبالؒ)

Since this tragic incident took place, people from all parts of the world have been coming out with lots of condolence messages. Poets, writers, media personnel, civil society representatives, and politicians in their own way are expressing the grief over the sad demise of this great man. Social Media is loaded with the posts and videos paying tribute to this man who was a mentor of a few people, but the leader of many. Whoever met me and whoever talked to me had one feeling in common that "I can't believe Dr. Hasan is no more in this world"; "I haven't seen in my whole life such an inspiring and pious person like him"; "he was such a kindhearted, soft-spoken person who really did not know how to become angry".

Dr. Hasan Sohaib Murad was the most transforming figure of the modern times and without question, his legacy is one that he defied the odds that were posing a threat to the way of quality education, research and intellectual growth of the students as well as the faculty members. He wanted to see UMT faculty growing up more professionally and which is why he always invested for its advanced training. Dr. Murad stood up for what he believed in change through 100% literacy rate, prosperity through creating opportunities for university graduates, social harmony through respecting and giving space to one another and political stability through passion and patriotism.

It's gratifying to know that a great intellectual figure, one man, would devote all of his life to the cause of Pakistan and Islam and sacrifice so much in his individual life setting up an educational trust, a chain of schools, a group of colleges and would envision to do the related work in Turkey, UAE, Sri-Lanka and other parts of the world knowing that it would better the next generation of men and women after him. As a matter of fact, the world has lost a great champion, a philanthropist and a leader. Dr. Hasan Sohaib Murad, lover of human beings, a social activist and a reformer for the fight against discrimination based on caste, color, religion, ethnicity and geographical background. He was the ambassador of peace and harmony among all faiths and religions. And it was the reason he sponsored activities of US-Pakistan Interreligious Consortium (UPIC) and arranged conferences in Pakistan where scholars from Christianity, Islam and Judaism exchanged their thought with one other and came up with recommendations to restore peace and harmony among all the faiths especially among those who shared Abrahamic origin.

ڈھونڈو گے اگر ملکوں ملکوں، ملنے کے نہیں نایاب ہیں ہم
تعبیر ہے جس کی حسرت و غم، اے ہم نفسو وہ خواب ہیں ہم

اے درد بتا کچھ تُو ہی بتا! اب تک یہ معمہ حل نہ ہوا
ہم میں ہے دلِ بےتاب نہاں یا آپ دلِ دلِ بےتاب ہیں ہم

میں حیرت و حسرت کا مارا، خاموش کھڑا ہوں ساحل پر
دریائے محبت کہتا ہے، آ! کچھ بھی نہیں پایاب ہیں ہم

لاکھوں ہی مسافر چلتے ہیں منزل پہ پہنچتے ہیں دو ایک
اے اہلِ زمانہ قدر کرو نایاب نہ ہوں، کم یاب ہیں ہم

مرغانِ قفس کو پھولوں نے، اے شاد! یہ کہلا بھیجا ہے
آ جاؤ جو تم کو آنا ہوایسے میں، ابھی شاداب ہیں ہم۔

He did so much for Pakistan. His strength, courage and love of Pakistan and humanity as a whole has been, and will continue to be, an inspiration to young generation, university students and people belonging to all spheres of life. He might be one of the most impactful educationists in the modern era, but for most of us, he was obviously a charismatic leader who did a lot for cultivating an innovative culture of higher education with the concept of groundbreaking research. Through the platform of National Business Education Accreditation Council (NBEAC), he did a lot for the promotion of quality business education in the country and enhanced the ranking of business schools. I think he will be, at least from my experience, known not just, for how great of an academician he was, but for the impact that he had left on Pakistani society as well as the international world. Just I think his personality, in combination with how humble, noble, great, inspiring and good hearted he was; he

made an indelible mark on this country's history and academia. Dr. Hasan is a role model for so many people including me.

He was the person who touched the hearts of people in all branches of life, academia, media, politics, religion, business, and civil society. He was the man who was engaged beyond academia, a social reformer who had the courage to give hope to so many people and even inspired CEOs of other companies and business tycoons. He was a teacher who through lectures fought for literacy, peace and tolerance — he was a true Momin for whom Iqbal had said:

یہ راز کسی کو نہیں معلوم کہ مومن

قاری نظر آتا ہے، حقیقت میں ہے قرآن

قدرت کے مقاصد کا عیار اس کے ارادے

دنیا میں بھی میزان، قیامت میں بھی میزان

جس سے جگرِ لالہ میں ٹھنڈک ہو، وہ شبنم

دریاؤں کے دل جس سے دہل جائیں، وہ طوفان

فطرت کا سرودِ ازلی اس کے شب و روز

آہنگ میں یکتا، صفتِ سورہء رحمٰن

بنتے ہیں مری کارگہِ فکر میں انجم

لے اپنے مقدّر کے ستارے کو تو پہچان

Life is so short and mortal. Every human being who has come to this world has to die someday and return to God. But, successful are those who spend their life in accordance with the path showed to us by our Creator. People like Dr. Hasan Sb are born after centuries; they are the salt of the earth and they are a treasure for the world because their efforts make a big difference in impacting fellow human being's life. We realize their value, when they part away this unfaithful world.

May Allah give strength to the family of Dr. Hasan Sb to bear this great loss. Indeed, he lost his life in the way of God and he is a martyr who is alive, this is our belief. Let's pray to Allah for Dr. Sb to be granted the highest place in janna. Ameen

آہ یہ دنیا یہ ماتم خانۂ برنا و پیر

آدمی ہے کس طلسم دوش و فردا میں اسیر

کتنی مشکل زندگی ہے کس قدر آساں ہے موت

گلشن ہستی میں مانند نسیم ارزاں ہے موت

ڈوب جاتے ہیں سفینے موج کی آغوش میں

نے مجال شکوہ ہے نے طاقت گفتار ہے

زندگانی کیا ہے اک طوق گلو افشار ہے

قافلے میں غیر فریاد درا کچھ بھی نہیں

اک متاع دیدۂ تر کے سوا کچھ بھی نہیں

ختم ہو جائے گا لیکن امتحاں کا دور بھی

ہیں پس نہ پردۂ گردوں ابھی دور اور بھی

زندگی کی آگ کا انجام خاکستر نہیں

ٹوٹتا جس کا مقدر ہو یہ وہ گوہر نہیں

زندگی محبوب ایسی دیدۂ قدرت میں ہے

ذوق حفظ زندگی ہر چیز کی فطرت میں ہے

موت کے ہاتھوں سے مٹ سکتا اگر نقش حیات

عام یوں اس کو نہ کر دیتا نظام کائنات

ہے اگر ارزاں تو یہ سمجھو اجل کچھ بھی نہیں

جس طرح سونے سے جینے میں خلل کچھ بھی نہیں

آہ غافل موت کا راز نہاں کچھ اور ہے

نقش کی ناپائیداری سے عیاں کچھ اور ہے

سردی مرقد سے بھی افسردہ ہو سکتا نہیں

خاک میں دب کر بھی اپنا سوز کھو سکتا نہیں

پھول بن کر اپنی تربت سے نکل آتا ہے یہ

موت سے گویا قبائے زندگی پاتا ہے یہ

ہے لحد اس قوت آشفتہ کی شیرازہ بند

ڈالتی ہے گردن گردوں میں جو اپنی کمند

موت تجدید مذاق زندگی کا نام ہے

خواب کے پردے میں بیداری کا اک پیغام ہے

خوگر پرواز کو پرواز میں ڈر کچھ نہیں

موت اس گلشن میں جز سنجیدن پر کچھ نہیں

کہتے ہیں اہل جہاں درد اجل ہے لا دوا

سر پہ آ جاتی ہے جب کوئی مصیبت ناگہاں

اشک پیہم دیدۂ انساں سے ہوتے ہیں رواں

ربط ہو جاتا ہے دل کو نالہ و فریاد سے

خون دل بہتا ہے آنکھوں کی سرشک آباد سے

آدمی تاب شکیبائی سے گو محروم ہے

اس کی فطرت میں یہ اک احساس نامعلوم ہے

جوہر انساں عدم سے آشنا ہوتا نہیں

آنکھ سے غائب تو ہوتا ہے فنا ہوتا نہیں

یہ اگر آئین ہستی ہے کہ ہو ہر شام صبح

مرقد انساں کی شب کا کیوں نہ ہو انجام صبح

دام سیمین تخیل ہے مرا آفاق گیر

کر لیا ہے جس سے تیری یاد کو میں نے اسیر

یاد سے تیری دل درد آشنا معمور ہے

جیسے کعبے میں دعاؤں سے فضا معمور ہے

زندگانی تھی تری مہتاب سے تابندہ تر

خوب تر تھا صبح کے تارے سے بھی تیرا سفر

مثل ایوان سحر مرقد فروزاں ہو ترا

نور سے معمور یہ خاکی شبستاں ہو ترا

آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے

سبزۂ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے۔(اقبالؒ)

On Nov 28, 2018 2:25 PM, "MUHAMMAD TAUFEEQ" <taufeeq@umt.edu.pk> wrote:

Respected UMT Community

Assalamo Alaykum

The ILM Trust Community is suffering from the trauma caused with the sudden tragic death of Dr Hasan Sohaib Murad, Chairman ILM Trust. He was the spirit behind this whole academic universe including UMT, TKS, IKL and ILM Group of Colleges. Doctor sb has done a lot in one life and this is time to showcase his unmatched success story to the contemporary world so people can get inspiration from his saga of excellence. This would be a great reading for the people that how one can RISE to infinity without any resource and reference just on the basis of his will, wisdom, resilience, innovative approach and unparalleled trust on Allah SWT. He has risen to new heights of professional excellence and was an exemplary manifestation of humanity.

This email intends to update you regarding printing of two books on the Life and Vision of Dr Hasan Sohaib Murad. One book shall be on his Life and other would be on his Vision, in Urdu and English. These books shall be authored by Prof Saleem Mansoor Khalid, a lifetime associate of Murad family and a personal friend of Dr Hasan Sohaib Murad.

We will be grateful if you could write your memoirs with Dr Hasan Sohaib Murad to enable us to use these golden moments in the upcoming books. The President ILM Trust Mr Ibrahim Hasan Murad has constituted an Archives Committee to manage the printing of these books. You may write your memoirs in any language, we will customize this text in the desired format required for these books.

You are requested to send us your write-up at taufeeq@umt.edu.pk as early as possible. You may write as much as you feel appropriate and relevant within the context of these books. This will be your tribute to the Legend for all the times to come.

I shall be pleased to provide further information if so required.

Thank you

Regards

Muhammad Taufeeq